S_1996_5_295_299

سپریم کورٹ رپوٹس 1996 ایس یو پی پی 5 ایس-سی-آر

مسرز جے۔کے سنتھاٹکس لمیٹڈ۔

بنام۔

کلیکٹر آف سینٹرل ایکسائز

28 اگست 1996

ایس۔پی بھروچا اور کے۔ایس۔پریپورن، جسٹسز۔

کسٹمز، ایکسائز اینڈ گولڈ (کنٹرول) اپیلیٹ ٹریبونل (پروسیجر) قواعد 1982۔

قواعد، 20، 21 اور 41-اپیل-سماعت۔محکمہ جاتی نمائندے کو سننا-دیگر فریق موجود نہیں-فریق کے خلاف یک طرفہ فیصلہ کیا گیا-جب تک وکیل کے بارے میں پیغام کہیں اور روک دیا گیا اور جلد ہی پہنچ گیا، تب تک بنچ اٹھ چکا تھا-نائب صدر نے ایک طرفہ حکم کو واپس لینے اور پھر میرٹ پر اپیل سننے کی درخواست کی-درخواست دائر کی گئی-ٹربیونل نے درخواست کو مسترد کر دیا-اپیل ہونے پر، سی ای جی اے ٹی ہر معاملے میں اس بات پر غور کرے گا کہ آیا اس کے خلاف یکہ طرفہ حکم کو واپس لینے کے لیے درخواست دینے والی فریق کے پاس غیر حاضر رہنے کی کافی وجہ ہے۔اگر یہ مطمئن ہے کہ سی ای جی اے ٹی کے پاس یکہ طرفہ حکم کو کالعدم قرار دینے کی کافی وجہ تھی، تو اپیل کو بحال کریں اور میرٹ پر اسے نئے سرے سے سنیں۔

کمشنر انکم ٹیکس، مدراس بنام ایس چنیاپا مدالیار، 74 آئی ٹی آر 41؛ انکم ٹیکس آفیسر، کینور بنام ایم کے محمد کنہی، 71 آئی ٹی آر 815 اور گرائنڈلیز بینک لمیٹڈ بنام مرکزی حکومت صنعتی ٹریبونل اور دیگر، (1981) 2 ایس سی آر 341، کا حوالہ دیا گیا۔

سدھرلینڈ کی قانونی تعمیر، تیسرا ایڈیشن، ڈومیٹس دیوانی قانون، جلد I اور قانون کی تشریح پر میکسویل، 11 ایڈیشن، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1988 کی دیوانی اپیل نمبر 3849۔

A.No. E/Misc.355/87-C میں کسٹمز ایکسائز اینڈ گولڈ (کنٹرول) اپیلیٹ ٹریبونل، نئی دہلی کے 21.4.88 کے فیصلے اور حکم نامے سے۔اپیل نمبر E.D/SB/590 آف 1984-C۔

اپیل کنندہ کے لیے روبندر نارائن، جے۔بی۔ڈی اینڈ کمپنی کے لیے محترمہ امرتا مترا ۔

جواب دہندہ کی طرف سے جوزف ویلا پلی اور وی۔کے۔ورما۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اپیل کنندہ نے رقم واپسی کا دعوی دائر کیا تھا جسے اسسٹنٹ کلکٹر یا سنٹرل ایکسائز نے مسترد کر دیا تھا۔اپیل کنندہ نے کلکٹر (کسٹمز) کے سامنے اپیل دائر کی اور اپیل کی اجازت دی گئی۔مدعا علیہ،سنٹرل ایکسائز کے کلکٹر نے کسٹمز، ایکسائز اینڈ گولڈ (کنٹرول) اپیلیٹ ٹریبونل (سی ای جی اے ٹی) کے سامنے اس کے خلاف اپیل دائر کی۔یہ اپیل 31 اگست 1987 کو سماعت کے لیے بورڈ پر تھی۔جب اپیل سماعت تک پہنچی تو اپیل کنندہ (ہمارے سامنے) کی نمائندگی نہیں کی گئی۔سی ای جی اے ٹی نے اپیل کی حمایت میں محکمہ جاتی نمائندے کو سنا اور اہلیت کی بنیاد پر اپیل کنندہ کے خلاف یک طرفہ فیصلہ کیا۔اسی دن صبح تقریبا 11.30 بجے سی ای جی اے ٹی کو بتایا گیا کہ اپیل کنندہ کے وکیل کو روک لیا گیا ہے اور وہ جلد ہی سی ای جی اے ٹی پہنچ جائے گا۔مخبر کو بتایا گیا کہ اپیل کی سماعت ہو چکی ہے اور اسے نمٹا دیا گیا ہے۔بینچ کے اٹھنے کے بعد، اپیل کنندہ کے وکیل نے سی ای جی اے ٹی کے نائب صدر سے ان کے چیمبر میں ملاقات کی اور وضاحت کی کہ انہیں کیوں رکھا گیا ہے، درخواست کی کہ اپیل پر یک طرفہ حکم کو واپس لیا جائے اور اپیل کو میرٹ پر سنا جائے۔وکیل کو بہت صحیح کہا گیا کہ وہ اپنی درخواست تحریری طور پر پیش کرے۔اس سلسلے میں ایک درخواست دائر کی گئی تھی۔جب درخواست کی قابل تو اپیل کنندہ کے وکیل نے بتایا کہ کس چیز نے اس میں تاخیر کی ہے، سی ای جی اے ٹی (پروسیجر) قواعد، 1982 کے قاعدہ 41 پر انحصار کیا، اور اہلیت کی بنیاد پر اپیل کو مسترد کرنے کے حکم کو واپس لینے کی درخواست کی۔مدعا علیہ کی نمائندگی کرنے والے قابل محکمہ جاتی نمائندے نے "یہ پیش کرتے ہوئے کہ انہیں حکم واپس بلائے جانے پر اعتراض کرنا پڑے گا، کہا کہ ٹریبونل کو سی ای جی اے ٹی (پروسیجر) قواعد، 1982 کے قواعد 20 اور 21 کے پیش نظر، جواب دہندگان کی عدم موجودگی میں میرٹ پر منظور کیے گئے اس طرح کے حکم کو واپس بلانے یا مسترد کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔" سی ای جی اے ٹی نے قواعد 20 اور 21 اور قاعدہ 41 توضیعات پر غور کیا۔اس نے مشاہدہ کیا کہ قواعد 20 اور 21 سے یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ جب کہ قاعدہ 20 کے التزام میں کافی وجہ دکھائے جانے پر کوتاہی میں مسترد کی گئی اپیل کی بحالی کا التزام کیا گیا تھا، لیکن قاعدہ 21 کے تحت مدعا علیہ کی عدم موجودگی میں ایک طرف سے سنی گئی اپیل کے حوالے سے ایسا کوئی التزام نہیں تھا۔سی ای جی اے ٹی نے اس حکم کی نوعیت اور حقیقی کردار کو نوٹ کیا جو اس نے پاس کیا۔اس نے کمشنر انکم ٹیکس، مدراس بنام ایس چنیاپا مدالیار، 74 آئی ٹی آر 41 میں اس عدالت فیصلے کو نوٹ کیا۔اس نے پایا کہ جہاں کسی مدعا علیہ نے اپنا مقدمہ پیش کرنے کے موقع سے فائدہ نہیں اٹھایا تھا،

سی ای جی اے ٹی فیصلہ کرنے کی اپنی ذمہ داری سے آزاد نہیں تھا۔ اس میں کہا گیا:

"لہذا، یہاں تک کہ اگر اپیل کی سماعت کے لیے بلائے جانے کے وقت مدعا علیہ موجود نہیں تھا، تب بھی ٹریبونل کو ریکارڈ پر موجود مواد کی بنیاد پر میرٹ کی بنیاد پر اپیل کا فیصلہ کرنے سے بری نہیں کرے گا۔ درحقیقت ٹریبونل نے ایسا ہی کیا۔ مدعا علیہ کی غیر موجودگی میں ٹریبونل کی طرف سے لیا گیا فیصلہ ایک طرفی فیصلہ یا فرمان نہیں ہے جیسا کہ مجموعہ ضابطہ دیوانی یا سول عدالت میں سمجھا جاتا ہے اور اگر یہ میرٹ پر فیصلہ ہے تو ہم یہ دیکھنے میں ناکام رہتے ہیں کہ ہم اس کا جائزہ کیسے لے سکتے ہیں یا اسے الگ کر سکتے ہیں۔ میرٹ پر منظور کردہ حکم کو یاد کرنا درحقیقت میرٹ پر طے شدہ حکم کو الگ کرنے یا اس کا جائزہ لینے کے مترادف ہوگا۔ ایسا کرنے میں، ٹریبونل ایک ایسے اختیار کا استعمال کرے گا جو قانون کے ذریعہ اس میں شامل نہیں ہے۔ ہمیں نہیں لگتا کہ ایسی صورتحال میں سی ای جی اے ٹی (پروسیجر) قواعد 1982 کا قاعدہ 41 اپیل گزاروں کے ذریعے حکم کو واپس لینے کی ان کی درخواست کی حمایت میں منظور کیا جاسکتا ہے۔"

یہ چیلنج کے تحت سی ای جی اے ٹی کا فیصلہ اور حکم ہے۔ اپیل کنندہ کے قابل وکیل نے پیش کیا کہ قاعدہ 41 اپیل کی خوبیوں پر منظور کردہ حکم کو واپس بلانے کے لیے کافی وسیع تھا اگر ایسا حکم انصاف کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے ضروری تھا۔ مدعا علیہ کے ماہر وکیل، مسٹر جوزف ویلا پلی، منصفانہ طور پر، متفق نہیں تھے۔

ہماری توجہ انکم ٹیکس آفیسر، کینور بنام ایم کے محمد کنہی، 71 آئی ٹی آر 815 میں اس عدالت فیصلے کی طرف مبذول کرائی گئی تھی، جہاں سوال انکم ٹیکس ایکٹ، 1961 کی دفعہ 254 کے تحت انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل کے اختیارات سے متعلق تھا۔ ریلائنس کو سودھرن لینڈ کے قانونی تعمیر، تیسرا ایڈیشن، ڈومیٹس سول لا، جلد ا، اور قانون کی تشریح پر میکسویل، 11 ویں ایڈیشن پر رکھا گیا تھا، تاکہ یہ مانا جاسکے کہ یہ ایک پختہ طور پر قائم شدہ قاعدہ ہے کہ اس کے ساتھ قانونی طاقت کی ایک واضح عطیہ، ضروری مضمرات کے ذریعے، اس طرح کی گرانٹ کو موثر بنانے کے لیے تمام معقول ذرائع استعمال کرنے کا اختیار ہے۔ ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل کو جو اختیارات دیے گئے تھے وہ ممکنہ حد تک وسیع تر تھے اور ان کے ساتھ، ضروری مضمرات کے مطابق، ان اختیارات کے استعمال کو مکمل طور پر موثر بنانے کے لیے تمام اختیارات اور فرائض اتفاقی اور ضروری تھے۔ دفعہ 254 کے تحت اپنے اختیارات کو مدنظر رکھتے ہوئے، یہ فیصلہ دیا گیا کہ ٹیکس اپیلٹ ٹریبونل کو مضمر طور پر ایسی تمام کارروائیاں کرنے اور ایسے ذرائع استعمال کرنے کا اختیار دیا گیا تھا جو اس کے مقاصد کے لیے ضروری اور ضروری تھے۔ قانونی طاقت اپنے ساتھ مناسب معاملات میں یہ فرض رکھتی ہے کہ وہ کارروائی پر روک

لگانے کے لیے ایسا حکم دے جو اپیل کو، اگر کامیاب ہوا تو، ناگوار ہونے سے روکے۔

گرائنڈلیز بینک لمیٹڈ بنام سنٹرل گورنمنٹ انڈسٹریل ٹریبونل اینڈ دیگر، (1981) 2 ایس سی آر 341 میں، صنعتی تنازعات ایکٹ توضیعات کے تحت تشکیل شدہ انڈسٹریل ٹریبونل کے سلسلے میں بھی یہی اصول لاگو کیے گئے تھے۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ جہاں کسی فریق کو کافی وجہ کی وجہ سے سماعت میں پیش ہونے سے روکا گیا تھا اور اسے ایک طرفہ ایوارڈ کا سامنا کرنا پڑا تھا، تو یہ ایسا تھا جیسے پارٹی کو کارروائی کی اطلاع کے بغیر ایوارڈ کے ساتھ دیکھا گیا ہو۔ جہاں ایک انڈسٹریل ٹریبونل کسی فریق کو نوٹس دیے بغیر ایوارڈ دینے کے لیے آگے بڑھا، وہ ایوارڈ کالعدم ہونے کے سوا کچھ نہیں تھا۔ ایسے حالات میں، انڈسٹریل ٹریبونل کے پاس نہ صرف یہ اختیار تھا بلکہ یہ فرض بھی تھا کہ وہ ایک طرفہ ایوارڈ کو کالعدم قرار دے اور معاملے کی نئے سرے سے سماعت کی ہدایت کرے۔ زیر بحث قاعدہ (انڈسٹریل ڈسپیوٹس (سنٹرل) قواعد 1957 کا قاعدہ 22) یہ فراہم کرتا ہے کہ کافی وجہ دکھائے بغیر، اگر انڈسٹریل ٹریبونل کے سامنے کارروائی کا کوئی حصہ حاضر ہونے یا نمائندگی کرنے میں ناکام رہا تو انڈسٹریل ٹریبونل اس طرح آگے بڑھ سکتا ہے جیسے پارٹی نے باضابطہ طور پر شرکت کی ہو یا اس کی نمائندگی کی گئی ہو۔ اگر، اس لیے، کسی فریق کی عدم موجودگی کی کافی وجہ نہیں تھی، تو انڈسٹریل ٹریبونل کے پاس یک طرفہ طور پر آگے بڑھنے کا دائرہ اختیار تھا۔ لیکن اگر کافی وجہ دکھائی گئی جس نے کسی فریق کو پیش ہونے سے روکا، تو انڈسٹریل ٹریبونل کے پاس ایک طرفہ ایوارڈ کو کالعدم کرنے کا اختیار تھا۔ یک طرفہ طور پر آگے بڑھنے کا اختیار اپنے ساتھ یہ پوچھ گچھ کرنے کا اختیار رکھتا تھا کہ آیا سماعت میں کسی حصے کی عدم موجودگی کی کافی وجہ تھی یا نہیں۔

سی ای جی اے ٹی (پروسیجر) قواعد کا قاعدہ 20 ان معاملات سے متعلق ہے جہاں اپیل کنندہ نے کوتاہی کی ہے۔ قاعدہ 21 سی ای جی اے ٹی کو یک طرفہ اپیلوں کی سماعت کا اختیار دیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ قاعدہ 21 واضح طور پر یہ نہیں کہتا ہے کہ ایک طرف سے سنی گئی اور نمٹائی گئی اپیل پر حکم کو مدعا علیہ کی عدم موجودگی کے لیے کافی وجہ پر رخ دیا جا سکتا ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ سی ای جی اے ٹی کو ایسا کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ قاعدہ 41 سی ای جی اے ٹی کو اس طرح کے احکامات دینے یا ایسی ہدایات دینے کے وسیع اختیارات دیتا ہے جو اس کے احکامات کو نافذ کرنے یا اس کے احکامات کے سلسلے میں یا اس کے عمل کے غلط استعمال کو روکنے یا سب سے اہم بات یہ ہے کہ انصاف کے مقاصد کو محفوظ بنانے کے لیے ضروری یا سابقہ ہو۔

اگر، کسی دیئے گئے معاملے میں، یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ مدعا علیہ اپنی غلطی کے بغیر اس کے سامنے پیش

ہونے سے قاصر تھا، تو انصاف کے مقاصد واضح طور پر اس بات کا مطالبہ کریں گے کہ اس کے خلاف ایک طرفہ حکم کو کالعدم قرار دیا جائے۔ طاقت کی کمی کی بنیاد پر ایسا نہ کرنا صریح ناانصافی ہوگا۔ انصاف کرنے کے لیے تشکیل شدہ ہر ٹریبونل اور عدالت کے اس موروثی اختیار کے علاوہ، سی ای جی اے ٹی کو قاعدہ 41 کے تحت ایسا حکم دینے کا ایکسپریس پاور دیا گیا ہے جو انصاف کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے۔ لہذا سی ای جی اے ٹی کے پاس یہ اختیار ہے کہ وہ مدعا علیہ کے خلاف یک طرفہ طور پر منظور کردہ حکم کو کالعدم قرار دے سکتا ہے اگر یہ پایا جاتا ہے کہ مدعا علیہ کافی وجہ سے پیش ہونے سے قاصر تھا۔

اس طرح کے ہر معاملے میں سی ای جی اے ٹی اس بات پر غور کرے کہ آیا مدعا علیہ جو اس کے خلاف یک طرفہ حکم کو واپس بلانے کے لیے درخواست دیتا ہے اس کے پاس اس کی منظوری کے وقت غیر حاضر رہنے کی کافی وجہ تھی اور اگر سی ای جی اے ٹی کے اطمینان کے لیے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ کافی وجہ تھی، تو سی ای جی اے ٹی کو یک طرفہ حکم کو الگ کرنا چاہیے، اپیل کو اپنی فائل میں بحال کرنا چاہیے اور اہلیت کے لحاظ سے اسے نئے سرے سے سننا چاہیے۔

موجودہ مقدمے کے حقائق پر، ہم خود اس کے خلاف ایک طرفہ حکم کو الگ کرنے کے لیے سی ای جی اے ٹی کو اپیل گزاروں کی درخواست کی اجازت دینا مناسب سمجھتے ہیں۔

اپیل کی اجازت ہے۔ اپیل کے تحت حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ 31 اگست 1987 کے حکم کو واپس لینے کے لیے اپیل کنندہ کی درخواست، جو اس کے خلاف سی ای جی اے ٹی کے ایک طرفہ ذریعے منظور کی گئی تھی، قابل قبول ہے۔ سی ای جی اے ٹی کے سامنے اپیل (نمبر 590/81C) کو اس کی فائل میں بحال کر دیا جاتا ہے اور اس کی سماعت کی جائے گی اور میرٹ پر نمٹا دیا جائے گا۔

اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24